5 ادائیگیوں کے طریقوں کا استحکام

5.1 عمومی جائزہ

کسی ملک میں مالی نظام اسی صورت میں بحسن وخوبی چل سکتا ہے جب ادائیگی کا نظام محفوظ و مؤثر ہو۔ ادائیگی کے نظام وہ طریقہ ہائے کار، وثیقہ جات اور ذرائع ہیں جن سے مالی اداروں کے درمیان فنڈز کی منتقلی اور چکتائی کی جاتی ہے۔ اس میں خردہ اور تھوک نظام ہائے ادائیگی دونوں شامل ہیں۔ خردہ ادائیگی کے نظام میں دیگر کے علاوہ آلٹرنیٹ ڈیلیوری چینلز[1] (اے ڈی سیز) شامل ہیں جو ملک میں برقی بینکاری سودے کرنے کی سہولت دیتے ہیں۔ تھوک ادائیگی کا نظام، نظمی اعتبار سے اہم ہے (جیسے بروقت مجموعی چکتائی کا نظام) جو بلند قدر اور کم حجم کے سودے کرتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک میں قائم شعبہ نظام ادائیگی نے ملک میں ادائیگی کے نظام کو مؤثر بنانے اور اس کے تحفظ کے لیے مختلف پالیسی اقدامات شروع کیے ہیں۔

گذشتہ ایک دہائی میں پاکستان میں برقی بینکاری میں شاندار نمو ہوئی ہے۔ برقی بینکاری نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے اور جدید ٹیکنالوجی پر انحصار اور علاقائی و عالمی سطح پر نظاموں کے ارتباط سے صارفین کو مطمئن کیا ہے۔

شعبہ نظام ادائیگی نے کئی اقدامات کیے ہیں جیسے اے ڈی سیز کے تحفظ، دیکھ بھال اور مؤثر انداز میں چلانے کے لیے ہدایات اور رہنما اصولوں کا اجرا۔ اس میں سے ایک اقدام ای ایم وی[2] کی تعمیل ہے۔ دسمبر 2008ء میں ملک میں تمام پی او ایس ٹرمینلز جہاں ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈ کام کرتے ہیں انہیں ای ایم وی پر منتقل کردیا گیا۔ 2010ء کے اختتام تک تمام بینکوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ مقناطیسی پٹی پر مبنی کارڈز کو اسمارٹ یا چپ والے کارڈز سے تبدیل کرلیں۔ چپ والے پلاسٹک کارڈز جن میں صارفین کی حساس معلومات ہوتی ہیں اعلیٰ سطح کی سیکورٹی فراہم کرتے ہیں۔

مالی سال 10ء کے دوران ٹیکسوں میں انتظامی اصلاحات کے پروگرام (ٹی اے آر پی) کے تحت فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے ایک منصوبے 'برقی ادائیگی و واپسی کا نظام' (ای پی اے آر ایس) کا آغاز کیا۔ شعبہ نظام ادائیگی اسٹیٹ بینک کے اندر، کمرشل بینکوں اور ایف بی آر کے کئی متعلقہ فریقوں کو اس منصوبے پر ادائیگی و چکتائی کے طریقہ کار کی ڈیزائننگ (آر ٹی جی ایس استعمال کرتے ہوئے)، تنازع کے تصفیے کے طریقہ کار اور مکمل اعداد وشمار کے تحفظ وغیرہ کی سہولت فراہم کررہا ہے۔

پاکستان میں کہیں بھی بیرونی ترسیلات کو متعلقہ کھاتوں تک پہنچانے کی خاطر بینکاری ذرائع کو استعمال کرنے کی تشہیر کے لیے مالی سال 10ء کے دوران شعبہ نظام ادائیگی نے شعبہ مبادلہ پالیسی کے ساتھ مل کر پیمنٹ سسٹم آرکی ٹیکچر کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے کا نام پاکستان ریمی ٹینس انی شیے ٹیو (پی آر آئی) ہے جو اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار پاکستانیوں کی وزارت کے مشترکہ تعاون سے چلائی جارہی ہے۔ اس کا مقصد ملک میں ترسیلات وصول کرنے والے کھاتوں کو اسی دن قرضہ دینا، بین البینک چکتائی کے لیے آر ٹی جی ایس استعمال کرنا، ترسیلات کے نظام کی کارکردگی بہتر بنانا اور شفافیت لانا اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرنا ہے۔ اس قدام کے ذریعے مالی سال 10ء کے دوران بلند ترین ترسیلات 8.906 ارب امریکی ڈالر حاصل ہوئیں جو گذشتہ سال سے 14 فیصد زائد ہیں۔

5.2 بروقت مجموعی چکتائی کا نظام (آر ٹی جی ایس)

یہ ادائیگی کا ایسا نظام ہے جس کے تحت مرکزی بینک میں جاری کھاتے کے شرکا کو بین البینک اور دیگر اہم ادائیگیاں بروقت کی جاتی ہیں۔ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کو PRISM

1 پاکستان میں اے ڈی سیز اے ٹی ایم، پی او ایس ٹرمینلز، موبائل بینکاری (بشمول ایس ایم ایس)، انٹرنیٹ بینکاری (بشمول ای میلز) اور آئی وی آر فون بینکاری پر مشتمل ہیں۔

2 ای ایم وی (یوروپے، ماسٹر کارڈ اور ویزا) اسمارٹ کارڈ اور کارڈ ریڈرز کے لیے چپ اور پن پر مبنی یورپی طریقہ ہے۔ اے ٹی ایم اور پی او ایس ٹرمینلز سے رقوم نکلوانے میں جعل سازی کی روک تھام کے لیے متعدد اقدامات اس میں شامل ہیں۔

(بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی طریقہ کار) کہا جاتا ہے جو کہ جولائی 2008ء کو قائم کیا گیا اور اپنے آغاز سے لے کر اب تک 42 اداروں کو کامیابی کے ساتھ بروقت آن لائن ادائیگی کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ پاکستان میں تمام کمرشل بینک، چارتر قیاتی مالی ادارے اور ایک خرد مالکاری بینک اس نظام کے براہ راست شریک ارکان ہیں۔

آر ٹی جی ایس کو ہموار اور مؤثر انداز میں چلانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پرزم آپریٹنز کے جامع اصول جاری کیے ہیں جو اندرونی و بیرونی فریقوں نے بہت غور وفکر کے بعد مرتب کیے۔ مزید برآں این سی سی پی ایل (نیشنل کلیرنگ کمپنی پاکستان لمیٹڈ) کو شراکتی بینکوں کے ذریعے پرزم کی مدد سے چکتائی کی سہولت دی گئی ہے۔ این سی سی پی ایل پاکستان کی تمام اسٹاک ایکسچینج میں بیچے خریدے جانے والے حصص کی کلیرنگ کرتا ہے۔

مالی سال 10ء کے دوران پرزم کے ذریعے 738.5 کھرب روپے کی ادائیگی کی گئی جبکہ اس کا کل حجم 3 لاکھ دو ہزار ہے جبکہ گذشتہ سال 590 کھرب روپے کی ادائیگی کی گئی اور اس کا کل حجم 2 لاکھ 20 ہزار ہے (**شکل 5.1**)۔

شکل 5.1: پرزم ادائیگی کے شماریات

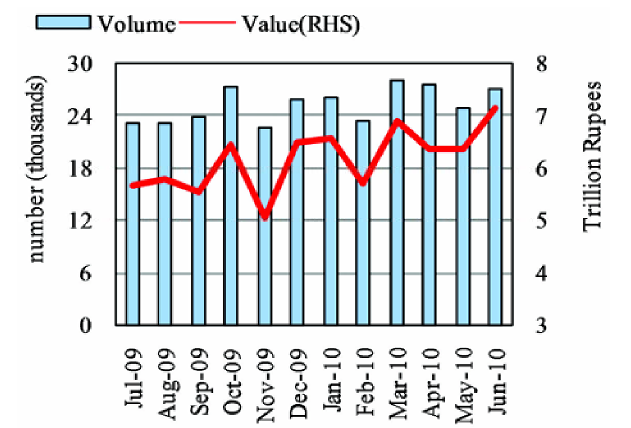

شکل 5.2: برقی بینکاری کے سودے

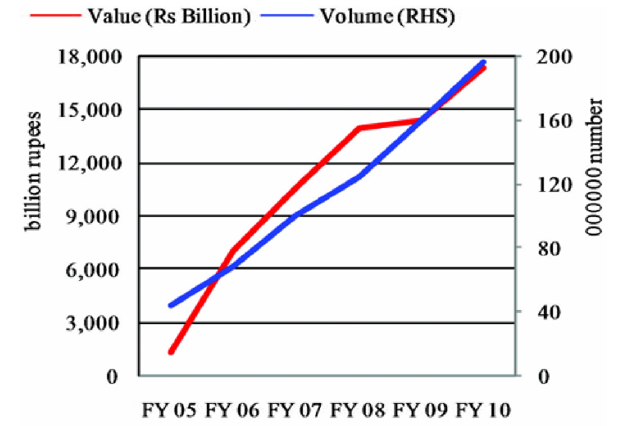

5.3 برقی بینکاری اور اس کی ہیئت ترکیبی

حجم کے لحاظ سے برقی بینکاری میں 19 کروڑ 63 لاکھ سودے ریکارڈ کیے گئے جو گذشتہ سال کے 28.4 فیصد اضافے کے مقابلے میں 22.9 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ ان سودوں کی کل مالیت 173 کھرب تھی جو 20.6 فیصد اضافہ ظاہر کر رہا ہے جبکہ گذشتہ سال 3.5 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.2**)۔

اے ٹی ایم ملک میں سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور اے ڈی سی میں اسے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اے ٹی ایم عام طور پر کم مالیت کی نقد رقم نکالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اسی لیے مجموعی برقی سودوں میں اس کا حصہ بلند ترین یعنی 59 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ مالی سال 10ء کے دوران اے ٹی ایم سودوں کی اوسط قدر[3] 7826 روپے رہی جبکہ گذشتہ سال 7336 روپے تھی۔ برقی بینکاری سودوں میں بروقت آن لائن بینکاری اور پی او ایس کا حصہ بالترتیب 31 فیصد اور 8 فیصد تھا۔ برقی بینکاری کے سودوں میں دیگر ذرائع جیسے کال سینٹرز، انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کا کل حصہ مقابلتاً کم تھا (**شکل 5.3الف**)۔ قدر کے لحاظ سے بروقت آن لائن بینکاری کا حصہ 93.5 فیصد ہے کیونکہ کاروبار سے کاروبار کے درمیان لین دین میں اسے سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ سودوں کی کل مالیت میں اے ٹی ایم کا حصہ 5 فیصد ہے۔ کل برقی بینکاری لین دین میں پی او ایس، انٹرنیٹ، موبائل بینکاری اور کال سینٹر بینکاری کا حصہ بہت کم ہے (**شکل 5.3ب**)۔

5.3.1 بروقت آن لائن برانچ نیٹ ورک اور اے ٹی ایم

مالی سال 10ء کے دوران بینکوں نے اپنے آن لائن برانچ نیٹ ورک کو 6,040 سے بڑھا کر 6,671 کر دیا جس سے ان کی تعداد میں 10 فیصد اضافہ ہو گیا جبکہ گذشتہ سال 14 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مجموعی شاخوں کے نیٹ ورک میں آن لائن شاخوں کا حصہ 68 فیصد سے بڑھ کر 73 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح مالی سال 10ء کے دوران بینکوں نے 466 نئے اے ٹی ایم کھولے جس

3 اے ٹی ایم سودوں کا اوسط حجم = کل رقم / سودوں کی کل تعداد۔ اے ٹی ایم کے مجموعی سودوں میں رقم نکلوانا، رقم جمع کروانا، آئی بی ایف ٹی، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی اور ادائیگی کے وثیقہ جات کا جمع کرانا شامل ہے۔

شکل 5.3 الف: برقی بینکاری کی مجموعی تعداد میں حصہ

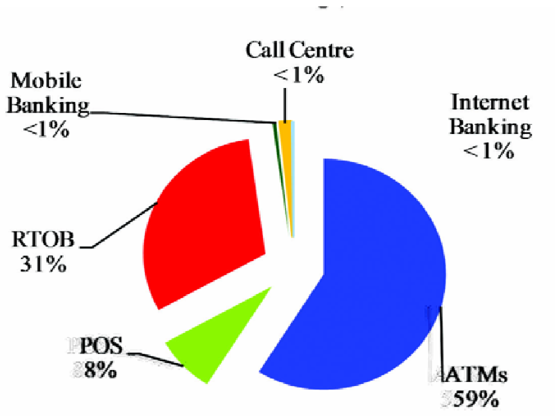

شکل 5.3 ب: برقی بینکاری کی مجموعی رقم میں حصہ

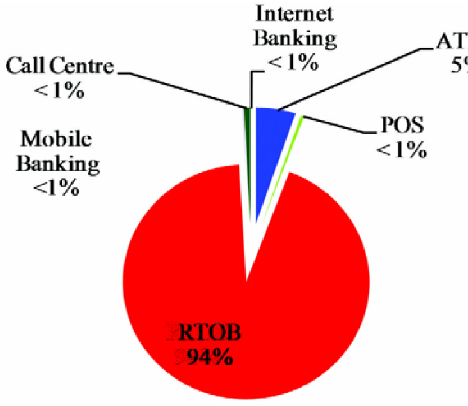

شکل 5.4: اے ٹی ایم اور آن لائن دفاتر کی تعداد

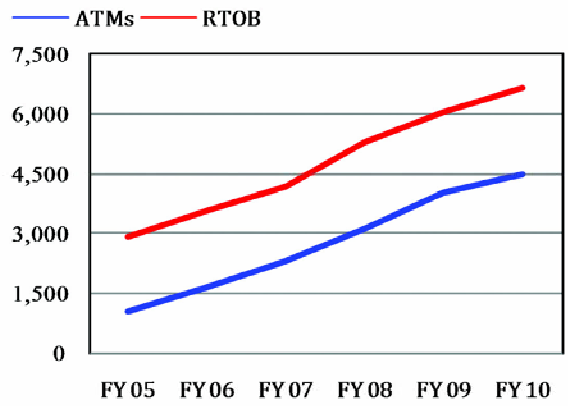

شکل 5.5: اے ٹی ایم، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ کا حصہ

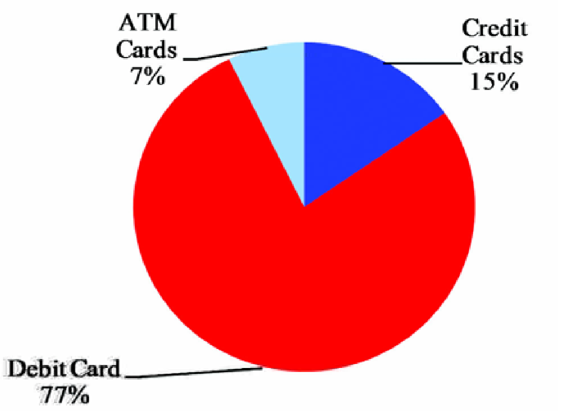

سے ملک بھر میں اے ٹی ایم کی مجموعی تعداد 11.7 فیصد نمو کے ساتھ 4,465 ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اس میں 28.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 5.4)۔

5.3.2 کارڈز کی تعداد (کریڈٹ/ڈیبٹ/اے ٹی ایم)

30 جون 2010ء تک زیرگردش مجموعی کارڈز کی تعداد میں 18 فیصد نمو ہوئی۔ ان کارڈز کی تعداد گذشتہ سال 89 لاکھ کے مقابلے میں ایک کروڑ 5 لاکھ ہوگئی (شکل 5.5)۔

5.3.3 بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی) لین دین

مالی سال 10ء کے دوران حجم کے لحاظ سے آر ٹی او بی لین دین میں 28.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 28.3 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ قدر کے لحاظ سے 19.7 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال 1.7 فیصد تھا۔ بینک آر ٹی او بی کے ذریعے کمپنی سے کمپنی، کمپنی سے کاروبار اور کاروبار سے کاروبار کے درمیان آن لائن لین دین کی پیشکش کرتے ہیں (شکل 5.6)۔

شکل 5.6: آر ٹی او بی سودے

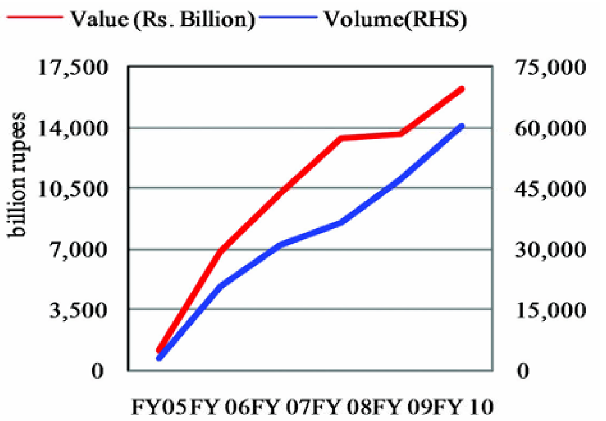

شکل5.7:اے ٹی ایم سودے

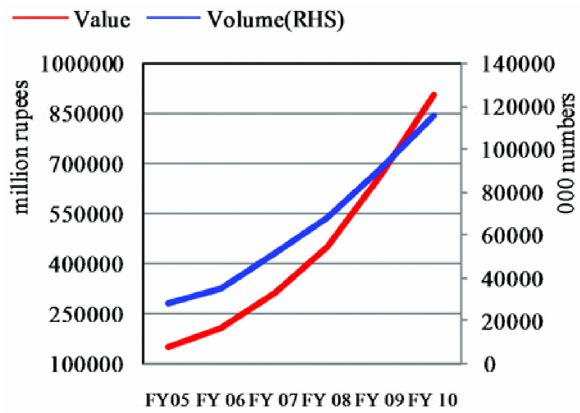

شکل5.8:پی اوایس سودے

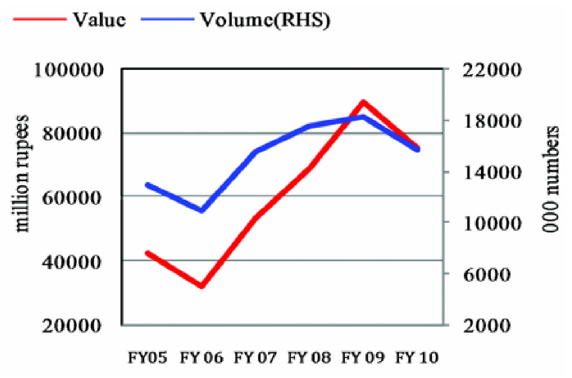

5.3.4 اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین

مالی سال10ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین میں 27 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 34 فیصد اضافہ ہوا تھا۔قدر کے لحاظ سے اے ٹی ایم کے سودوں میں گذشتہ سال کے 48 فیصد کے مقابلے میں 35 فیصد اضافہ ہوا۔اے ٹی ایم نقدرقم نکلوانے کے علاوہ بین البینک فنڈز کی منتقلی،رقم جمع کرانے،یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔پاکستان میں سال کے دوران فی اے ٹی ایم یومیہ اوسطاً71 سودے کیے گئے (**شکل5.7**)۔

5.3.5 پی اوایس لین دین

30 جون2010ء تک پی اوایس مشینوں کی تعداد5 فیصد اضافے کے ساتھ 52,049 تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ سال ان کی تعداد49,715 تھی۔حجم کے لحاظ سے پی اوایس مشینوں سے ایک کروڑ57 لاکھ کے سودے ہوئے جوگذشتہ سال کی4.5 فیصد نمو کے مقابلے میں 14.3 فیصد کمی ظاہر کرتے ہیں۔قدر کے لحاظ سے75.4 ارب روپے کا لین دین کیا گیا جس میں15.8 فیصد کمی کی عکاسی ہوتی ہے،گذشتہ سال30 فیصد اضافہ ہوا تھا۔حالیہ کمی کا سبب بینکوں کی جانب سے کریڈٹ کارڈ کے اجرا میں سخت پالیسی اختیار کرنا ہے(**شکل5.8**)۔

5.3.6 کال سینٹر بینکاری

مالی سال10ء کے دوران کال سینٹر یا انٹرایکٹو وائس ریسپونس (IVR) کے ذریعے دس لاکھ سودے ہوئے جن کی مالیت7.1 ارب روپے تھی۔حجم کے لحاظ سے اس میں8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ قدر کے لحاظ سے16 فیصد کمی واقع ہوئی۔گذشتہ سال حجم کے لحاظ سے13 فیصد اضافہ اورقدر کے لحاظ سے15 فیصد کمی واقع ہوئی تھی (**شکل5.9**)۔

شکل5.9:کال سینٹر سودے

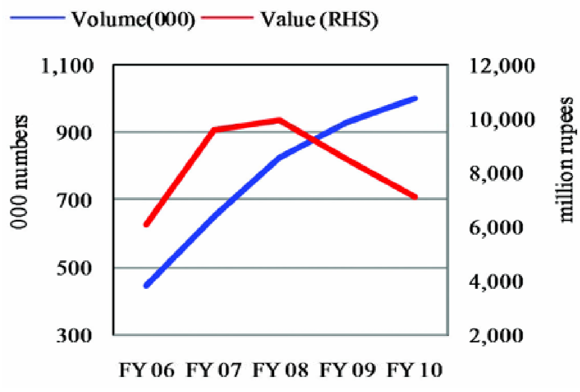

شکل5.10:انٹرنیٹ سودے

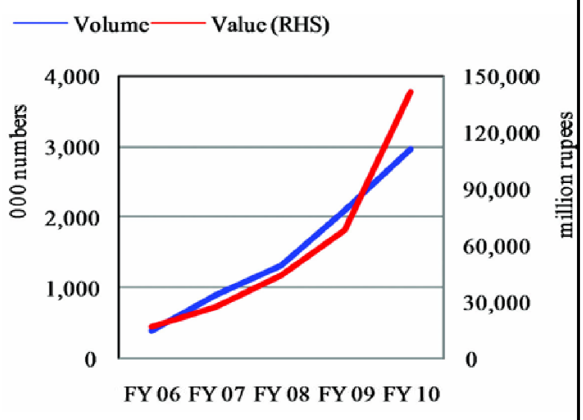

شکل 5.11: موبائل بینکاری سودے

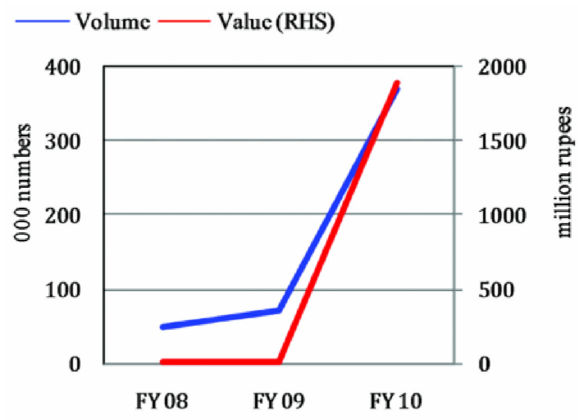

شکل 5.12: کاغذی وثیقہ جات سودے

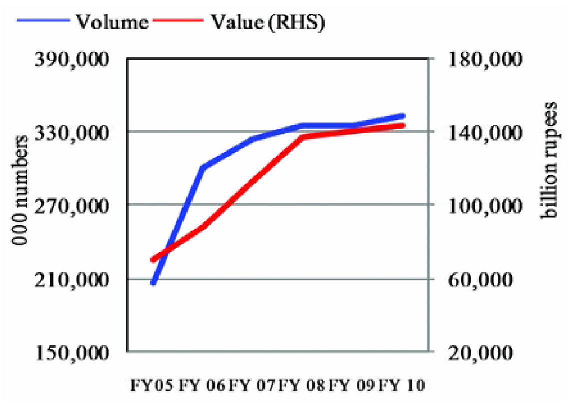

5.3.7 انٹرنیٹ بینکاری

انٹرنیٹ بینکاری میں ادائیگیاں اور الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی (ای ایف ٹی) شامل ہیں۔ مالی سال 10ء کے دوران بینکوں نے 141.2 ارب روپے کے 29 لاکھ 60 ہزار سودے کیے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجم کے لحاظ سے 41 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 107 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال حجم کے لحاظ سے 59 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 56 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.10**)۔

5.3.8 موبائل بینکاری

ملک میں کچھ بینک موبائل فون کے ذریعے لین دین کی پیشکش کررہے ہیں۔ مالی سال 10ء میں 1.89 ارب روپے مالیت کے 371,052 سودے ہوئے جبکہ گذشتہ سال ایک کروڑ 60 لاکھ مالیت کے 71,240 سودے ہوئے تھے (دیکھئے **شکل 5.11**)۔

5.4 دستی بینکاری

مالی سال 10ء کے دوران حجم کے لحاظ سے دستی (کاغذ پر مبنی) بینکاری کے ذریعے لین دین میں 2.2 نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ سال 0.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ان سودوں کی مالیت میں 2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 2.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.12**)۔

کاغذی وثیقہ جات کی ہیئت ترکیبی پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ چیکس (جیسے نقد رقم، کلیرنگ، منتقلی) کا حصہ سب سے زیادہ ہے جو 93 فیصد حجم اور 87 فیصد قدر کے لحاظ سے ہے۔

شکل 5.13 الف: حجم کے لحاظ سے کاغذی وثیقہ جات سودوں کا حصہ

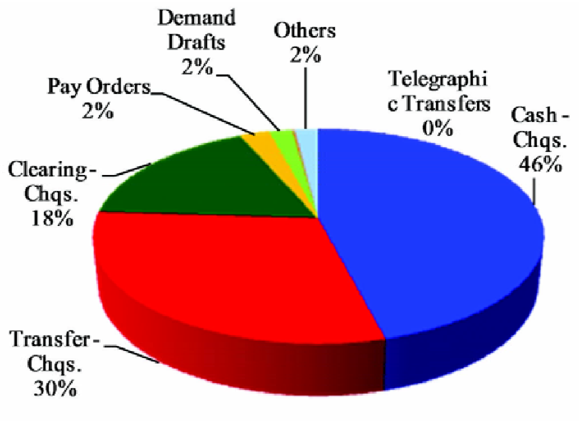

شکل 5.13 ب: قدر کے لحاظ سے کاغذی وثیقہ جات سودوں کا حصہ

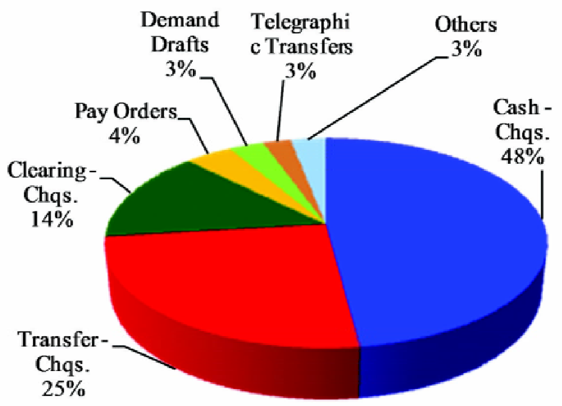

کاغذی وثیقہ جات میں نقد چیک سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ حجم کے لحاظ سے ان کا حصہ 46 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 48 فیصد ہے (**شکل 5.13 الف، ب**)۔

خردہ لین دین کی ہیئت ترکیبی میں برقی سودوں کا حجم گذشتہ سال کے 32.3 فیصد سے بڑھ کر 36.4 فیصد ہوگیا جبکہ اس کی مالیت گذشتہ سال کے 9.25 فیصد کے مقابلے میں 10.76 فیصد ہوگئی (**شکل 5.14 الف، ب**)۔

شکل 5.14 الف: خردہ سودوں کے حجم کی فیصد ہیئت ترکیبی

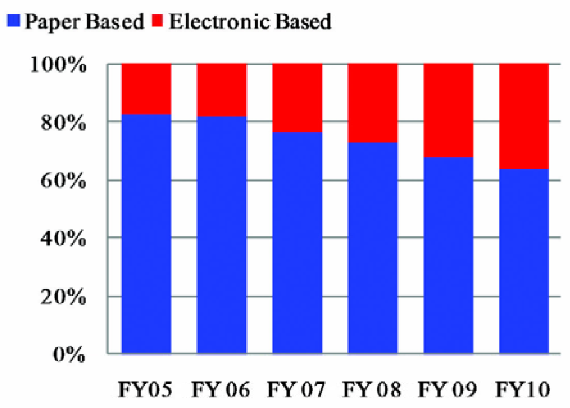

شکل 5.14 ب: خردہ سودوں کی قدر کی فیصد ہیئت ترکیبی